فتاوے

(۱) گنے اور پونڈے میں زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔ بعض لوگ گنے کو "خضراوات" میں داخل سمجھکر کہتے ہیں کہ اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اگر گنے میں غلہ جات کی طرح زکوٰۃ فرض ہے تو حدیث لیس فی الخضراوات صدقۃ کی توجیہ اور اس کا صحیح مطلب کیا ہے۔

(۲) گنا کبھی شوگر فیکٹریوں کو فروخت کردیا جاتا ہے اور کبھی کسان خود ہی راب اور شکر تیار کرتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں اسکی زکوٰۃ کیونکر نکالی جائیگی اور اسکا نصاب کیا ہے یعنی گنے کی کسقدر پیداوار میں زکوٰۃ ضروری ہوگی۔

(۳) گنے کئی قسم کے ہوتے ہیں اگر ایک شخص کے یہاں کئی قسم کے تیار ہوتے ہیں تو کیا وہ سب قسموں کو ملاکر نصاب پورا کرے یا ہر ایک قسم کو الگ الگ نصاب کے برابر ہونا چاہئے۔ بینوا توجروا

عبدالرؤف از بستی

جواب

(۱) زمین کی ہر وہ پیداوار جو انسان کے کھانے کے کام آئے (قوت ہو یا ادام) اور ذخیرہ کی جاسکے اور ایک مدت تک باقی رہے سبزیوں ترکاریوں اور پھلوں کی طرح خراب نہ ہوجائے اس میں زکوٰۃ فرض ہے (۱) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ (قرآن کریم) مسلمانو! اپنی حلال کمائیوں اور ان چیزوں سے جن کو ہم نے تمہارے فائدہ کے لئے زمین سے پیدا کیا ہے زکوٰۃ دیا کرو (۲) فیما سقت السماء والعیون اوکان عثریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر (بخاری ابوداود ترمذی) (۳) لیس فی حب ولاتمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق (مسلم نسائی) (۴) لیس فی الخضراوات صدقۃ (ترمذی دارقطنی وغیرہ) آیت اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کی تمام پیداوار میں زکوٰۃ فرض ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ کھجور اور کسی غلہ میں جب تک پانچ وسق نہ ہو زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ان چیزوں میں ہے جو کیلی ہوں یعنی جو معین پیمانے سے ناپی جاسکیں۔ تیسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سبزیوں ترکاریوں پھلوں یعنی ان چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جو ذخیرہ نہ کی جاسکیں اور جلد خراب ہوجائیں۔ قال الحافظ وهو دال علی ان الزکوۃ انما هی فی مایکال مما یدخر للاقتیات فی حال الاختیار وهذا قول مالک والشافعی (فتح الباری ص۲۵۰)

گنے سے مقصود بالذات شکر راب گڑ کا تیار کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ چیزیں انسان کے کھانے کے کام آتی ہیں اور ذخیرہ کی جاتی ہیں مدت تک خراب نہیں ہوتیں بعض مقامات میں ناپ کر بھی فروخت کی جاتی ہیں اسلئے آیت اور تینوں حدیثوں کی رو سے گنے میں بلا شک وشبہ زکوٰۃ فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک تو بلا ان قیود وشرائط کے زمین کی ہر پیداوار میں زکوٰۃ فرض ہے اسلئے گنے میں بھی زکوٰۃ ضروری ہوگی۔ ویجب فی قصب السکر وقصب الذریرۃ لانہ یطلب بهما نماء الارض فوجد شرط الوجوب فیجب (بدائع) گنا خضراوات میں داخل نہیں ہے کیونکہ خضراوات سے بالاتفاق سبزیاں ترکاریاں پھل مراد ہیں

جو جلد خراب ہو کر ناقابل استعمال ہو جاتی ہیں اور ذخیرہ نہیں کی جا سکتیں۔ جیسے ککڑی خربوزہ تربوز شلجم چقندر آلو بینگن وغیرہ اور ہر قسم کے پھول اور ساگ پات اور امرود انار سیب وغیرہ وغیرہ "خضراوات" میں زکوٰۃ واجب نہ ہونے کی ایک یہ دلیل بھی ہے جسکو ابوالولید الباجی مالکی نے ذکر کیا ہے والدلیل علی ما نقولہ ان الخضر کانت بالمدینۃ فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحیث لا یخفی ذلک ولم ینقل انہ امر باخراج شئ منہما ولا فیہا (منتقی)۔

(۲) گنے کا وہی نصاب ہے جو اور غلہ جات گیہوں جو دھان مٹر چنے مسور ماش مونگ کا ہے خود راب اور گڑ تیار کرنے کی صورت میں اگر گڑ اور راب کی مقدار پانچ وسق یعنی تین سو صاع (تقریباً ساڑھے اکیس من انگریزی سیر سے) یا اس سے زائد ہو تو زکوٰۃ میں مجموعی مقدار کا بیسواں حصہ نکالا جائے کیونکہ گنا بالعموم بغیر آبپاشی کے تیار نہیں ہوتا۔ شوگر فیکٹریوں کو فروخت کر دینے کی صورت میں صحیح اندازہ کرنا چاہئے کہ کسقدر گنے ہیں کتنا راب اور گڑ تیار ہوتا ہے اگر کسی کے یہاں پیداوار اس قدر ہوئی ہے کہ اندازہ میں پانچ وسق یا اس سے زیادہ راب تیار ہوگا تو گنا فروخت کر دینے کی صورت میں اندازہ کئے ہوئے راب کے بیسویں حصہ کی جسقدر قیمت ہو زکوٰۃ میں نکالدی جائے۔

(۳) گنے کی تمام قسمیں ایک سمجھی جائیں گی جیسے گیہوں۔ کھجور کی مختلف قسمیں ایک ہی شمار کی جاتی ہیں پس سب قسموں کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا ہر ایک قسم کا علیحدہ علیحدہ بقدر نصاب ہونا ضروری نہیں ہے۔

سوال

ایک شخص صاحب ہوش اور عیالدار ہے مگر اپنے والد کا نافرمان ہے نہ تو اپنی بیوی کو خرچ دیتا ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو پوچھتا ہے بلکہ ان کو تنگ کرتا ہے باپ نے بوجہ شفقت اس کے بال بچوں کے نان نفقہ کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ شخص مذکور صوم وصلوٰۃ کا پابند بھی ہے لیکن والد کا نافرمان ہے کیا از روئے شریعت وہ نجات کا مستحق ہے۔ حافظ عبدالمصور امرتسر

جواب

ماں اور باپ کی اطاعت وفرمانبرداری جب تک وہ معصیت الٰہی کا حکم نہ دیں فرض اور ضروری ہے اور ان کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین الحدیث (بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھرانا اور ماں باپ کی نافرمانی عظیم ترین گناہ ہے۔ والعقوق ہو ایذاءھما بای نوع کان من انواع الاذی قل اوکثر نہیا عنہ اولم ینہیا عنہ او مخالفتہما فیما یامران او ینہیان بشرط انتفاء المعصیۃ فی الکل (قسطلانی وغیرہ) بیوی بچوں کا خرچ اور ان کی خبرگیری شوہر کے ذمہ ضروری ہے۔ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (قرآن کریم) وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (قرآن کریم) ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ فرماتے ہیں وابدأ بمن تعول تقول المرأۃ اما ان تطعمنی واما ان تطلقنی ویقول العبد اطعمنی واستعملنی ویقول الابن اطعمنی الی ان تدعنی (بخاری) پس صورت مسئولہ میں شخص مذکور